لباس میں سادگی اور ہماری روایات

دینی اور دنیاوی ہر دو پہلوں میں ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے کامل راہنمائی ملتی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔اور حسبِ ضرورت اس میں پیوند وغیرہ لگا کر پہننے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیا قمیص پہن کر نماز پڑھی۔جس میں نقش و نگار تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز اس کے نقش و نگا ر پر ایک نظر فرمائی۔جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ قمیص ابوجہم کو واپس کر دو اور میرے لئے انبجان کی بنی ہوئی سادہ سی چادر منگوا دو۔(بخاری)

آپ نے فراخی اور بادشاہی کا زمانہ بھی دیکھا مگر اپنی سادگی میں کوئی تغیر نہ آیا۔کوئی بار گاہ نہیں بنوائی۔کوئی شاہانہ لباس تیار نہ کروایا اور اسی حال میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ایک دفعہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھدر کی موٹی چادر اور تہہ بند نکال کر دکھائی اور بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وفات یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔(بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی گواہی بھی یہی ہے۔فرماتے تھے:

”میں تو ایک سادہ سا انسان ہوں۔عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور اٹھتا بیٹھتا ہوں۔“

اسی طرح اپنے صحابہ کو بھی یہ تلقین فرماتے تھے کہ ہمیشہ اپنے سے اوپر نظر نہ رکھو بلکہ اپنے سے کم تر کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو اور سنکر ادا کر سکو۔(احمد بن حنبل)

صحابہ کرام دنیاوی عیش و عشرت سے کنارہ کش ہو چکے تھے۔اور اپنے اوڑھنے بچھونے میں ایسا طرف محل اپنا چکے تھے کہ دنیا کی محبت ان پر ٹھنڈی ہو چکی تھی اور وہ آخرت کی راہوں کو سنوار رہے تھے۔اور یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے طریق پر سادہ لباس کو اپنائیں اور فاخرانہ لباس سے کنارہ کشی اختیار کریں

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک متمول گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی پرورش ناز و نعم میں ہوئی تھی۔اعلیٰ قسم کا لباس زیب تن فرماتے تھے۔چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ میں مصعب سے زیادہ کوئی حسین، خوش پوش، اور نازونعم میں پلا ہوانہیں۔لیکن جب اسلام قبول کیا تو ایسا ابتلاء آیا کہ ہر طرح کی آسائش اور کشائش جاتی رہی اور تکلفات سے بے بہر ہو گئے۔یہاں تک ایک بار جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جسم بھی پوری طرح ڈھکا ہوا نہیں تھا۔اور صرف کھال کا ایک ٹکڑا زیب تن تھا۔جس پر بھی کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مصعبؓ پر نظر پڑی تو فرمانے لگے الحمد للہ ان سب دنیا والوں کی حالت بدل جانی چاہیئے۔

(الاصابہ فی تفسیر الصحابہ فی ذخر مصعب بن عمیر)

یہ وہ جوان ہے جس سے زیادہ ناز و نعم میں پلا ہوا مکہ میں کوئی نہ تھا لیکن خدا اور رسول کی محبت نے اُسے ظاہری تکلفات سے بے نیاز کر کرر کھا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر تھے مگر طرزِ معاشرت اور ظاہری لباس اس قدر سادہ تھا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے بازار سے گھاس خریدا تو انہیں مزدور سمجھ کر گانٹھ ان کے سر پر رکھدی۔جب کسی جاننے والے نے دیکھا تو کہا کہ یہ تو ہمارے امیر اور صحابی رسول ﷺ ہیں۔تو اس پر وہ شخص سخت نادم ہوا اور معذرت چاہتے ہوئے گانٹھ اتارنے کے لئے لپکا تو حضرت سلمانؓ نے فرمایا ”نہیں اب تو تمہارے مکان پر پہنچ کر ہی اتاروں گا۔“

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر سلمان فارسی)

نماز عید کے لئے باہر جانے کی جب اجازت ہوئی تو بعض عورتوں کو چادر میسر نہ تھی۔جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار ہوا تو فرمایا کہ ایسی عورتوں کو دوسری عورتیں اپنی چادر اوڑھا دیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصلوۃ باب ما جاء فی خروج النساء فی العیدین)

شادی بیاہ کا موقع ایسا موقع ہے کہ جب ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے اچھے اور خوبصورت کپڑے ہوں مگر صحابیاتؓ کو دیکھیں کہ جب وہ دلہن بنتی ہیں تو مستعار جوڑا لیتی ہیں۔چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس گاڑھے رنگ کی ایک کُرتی تھی شادی بیاہ میں جب کوئی عورت تیار کی جاتی تو وہ مجھ سے عاریتہ منگوا لیتی تھی۔

(بخاری کتاب الھبۃ)

سادہ معاشرت جب کسی معاشرے میں رواج پا جائے تو پھر چاہے کتنی ہی سادگی کیوں نہ ہو معیوب نہیں سمجھی جاتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی شادیوں میں اس کی جھلک ملتی ہے۔

ایک صحابی ایک عورت سے شادی کرنا چاہتے تھے۔جب مہر کی بات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس صرف ایک تہبند ہے۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مہر میں دے دیں تو ستر پوشی کس طرح کرو گے۔پھر فرمایا کہ کچھ اور تلاش کرو اور اگر کچھ نہیں تو کم ازکم لوہے کی ایک انگوٹھی ہی دے دو۔مگر اس پر بھی صحابی کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی نہیں ملتی۔چنانچہ آپ نے قرآن مجید کی چند سورتیں سکھانا حق مہر مقرر کر کے نکاح پڑھا دیا۔

(ابوداؤد کتاب النکاح)

کیا آج کے معاشرے میں ہمیں یہ سادگی نظر آتی ہے؟ آج کل تو لوگ فیشن میں اور شادی بیاہ کے موقع پر اسراف میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی ٹھان رہے ہیں۔

یہ خیال کہ چونکہ غربت تھی اس لئے صحابہ کی یہ حالت تھی ہر گز درست نہیں کیونکہ بہت سے صحابہ ایسے تھے جن پر خداتعالیٰ کا خاص فضل تھا اور ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال تھے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ ایک متمول اور امیر آدمی تھے لیکن طرز معاشرت بہت سادہ تھی۔معمولی لباس زیب تن فرماتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔

(کنز العمال کتاب الفضائل فضائل الصدیقؓ)

حضرت عمرؓ جیسی عالی مرتبت ہستی کو دیکھیں کہ رات کو حاجت مند کی حاجت روائی کے لئے چکر لگاتے ہیں اور اپنا حال یہ ہے کہ رات کو چکر کے دوران ایک صحابی کے پاس جاتے ہیں اور پیوند شدہ قمیص اتار کر دیتے ہیں کہ اسے دھو کر اس کے پیوندوں کو ٹھیک کر دو۔وہ صحابی نہ صرف اس قمیص کو دھو کر اس کے پیوند ٹھیک کرتے ہیں بلکہ ساتھ ایک قبطی قمیص سلائی کر کے دیتے ہیں لیکن جب حضرت عمرؓ اس قبطی قمیص کو چھوتے ہیں تو نرم محسوس کرتے ہیں۔ اس پر فرماتے ہیں۔مجھے اس کی ضرورت نہیں۔کیونکہ میری قمیص اس قبطی قمیص کی نسبت زیادہ پسینہ کو جذب کرنے والی ہے۔

(کنز العمال کتاب الفضائل فضائل فضائل فاروق)

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے 27 مطالبات جماعت کے سامنے پیش کئے تھے جن میں سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی تھا۔آپؓ فرماتے ہیں:

”ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔ “

(الفضل 8 فروری 1936ئ)

”نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کمانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔بلکہ وہ یہ خیال کرے کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑ اہے تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے۔اوراپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے“

(الفضل 15 فروری 1936ئ)

فرمایا:

”لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے۔میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بیّن فرق ہے۔“

خدا ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے نمونہ پر چلتے ہوئے لباس میں سادگی کو اپنانے والے ہوں۔ آمین